صحابیات کے اعلیٰ اوصاف سلسلہ نمبر 3

بارگاہِ رسالت میں صحابیات کے نذرانے

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
فیضان صحابیات وصالحات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بارگاہِ رسالت میں صحابیات کے نذرانے

دُرُودِ پاک کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مَطْبُوعَہ 32 صفحات پر مُشْتَمِل رِسالے **ذِکْر والی نعت خوانی** صَفْحَہ 1 پر شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ دُرُودِ پاک کی فضیلت نَقْل فرماتے ہیں: حضرتِ اُبَیّ بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رِسَالَت میں عَرض کی: (فرائض وغیرہ کے عِلاوہ) میں اپنا سارا وَقْت دُرُود خوانی میں صَرف کروں گا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ تمہاری فِکْروں کو دُور کرنے کے لیے کافی اور تمہارے گناہوں کے لیے کفّارہ ہو جائے گا۔[1]

تِری اِک اِک ادا پہ اے پیارے
سو دُرُودیں فِدا ہزار سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آمدِ سرکار پر خوشیوں کے ترانے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعَہ 107 صفحات پر

---

[1] ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، ۲۱-باب، ص ۵۸۳، حدیث: ۲۴۵۷

مُشْتَمِل کتاب آئینۂ قِیامَت صَفْحَہ 27 پر ہے: حُضُور سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کافِروں کی اِیذا دَہی اور تکلیف رَسانی کی وجہ سے مَکّہ مُعَظَّمہ سے ہجرت فرمائی۔ مدینہ والوں نے جب یہ خَبَر سنی، دِلوں میں مَسَرَّت آمیز اُمنگوں نے جوش مارا اور آنکھوں میں شادیٔ عِید کا نقشہ کھنچ گیا، آمد آمد کا اِنتِظار لوگوں کو آبادی سے نِکال کر پہاڑوں پر لے جاتا، مُنْتَظِر آنکھیں مکّہ کی راہ کو جہاں تک ان کی نَظَر پہنچتی، ٹکٹکی باندھ کر تکتیں اور مُشْتَاق دِل ہر آنے والے کو دُور سے دیکھ کر چونک پڑتے، جب آفتاب گرم ہو جاتا گھروں پر واپَس آتے۔ اسی کَیفِیَّت میں کئی دِن گزر گئے، ایک دن اَور روز کی طرح وَقْت بے وَقْت ہو گیا تھا اور اِنتِظار کرنے والے حَسْرَتوں کو سمجھاتے، تمنّاؤں کو تسکین دیتے پَلَٹ چکے تھے کہ ایک یہودی نے بُلَندی سے آواز دی: اے راہ دیکھنے والو! پلٹو! تمہارا مَقْصُود بَر آیا اور تمہارا مَطْلَب پورا ہوا۔ اس صَدا کے سنتے ہی وہ آنکھیں جن پر ابھی حَسْرَت آمیز حیرت چھا گئی تھی اَشکِ شادی بَرْسا چلیں، وہ دِل جو مَایُوسی سے مُرجھا گئے تھے تازگی کے ساتھ جوش مارنے لگے، بے قَرارانہ پیشوائی کو بڑھے، پروانہ وار قُربان ہوتے آبادی تک لائے، اب کیا تھا خوشی کی گھڑی آئی، منہ مانگی مُراد پائی، گھر گھر سے نغماتِ شادی کی آوازیں بُلَند ہوئیں، لڑکیاں دَف بجاتی، خوشی کے لَہجُوں میں مُبارَک باد کے گیت گاتی نکل آئیں:

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاع

وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاع[1]

یعنی وَدَاع[2] کے ٹیلوں سے ہم پر ایک چاند طُلُوع ہوا جب تک اللہ سے دُعا مانگنے والے دُعا مانگتے رہیں گے ہم پر خُدا کا شُکْر واجِب ہے۔

سیرتِ مصطفےٰ میں اس کے عِلاوہ یہ اَشعار بھی دَرْج ہیں:

اَيُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِيْنَا جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاع

اَنْتَ شَرَّفْتَ الْمَدِيْنَةَ مَرْحَبًا يَا خَيْرَ دَاع

یعنی اے وہ ذاتِ گرامی جو ہمارے اندر مَبْعُوث کئے گئے! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ دین لائے ہیں جو اِطاعَت کے قابِل ہے، آپ نے مدینہ کو مُشَرَّف فرمادیا، آپ کے لیے خوش آمدید ہے اے بہترین دعوت دینے والے!

فَلَبِسْنَا ثَوْبَ يَمَنٍ بَعْدَ تَلْفِيْقِ الرِّقَاع

فَعَلَيْكَ اللّٰهُ صَلّٰى مَا سَعٰى لِلّٰهِ سَاع

ہم لوگوں نے یمنی کپڑے پہنے حالانکہ اس سے پہلے پیوند جوڑ جوڑ کر کپڑے پہنا کرتے تھے تو آپ پر اللہ تَعَالٰی اس وَقْت تک رحمتیں نازِل فرمائے جب تک

---

[1] ....آئینۂ قیامت، ص٢٧تا٢٨

[2] ....ثَنِيَّةُ الْوَدَاع: مدینہ شریف کے جنوب میں ایک گھاٹی کا نام ہے، جہاں تک اہلِ مدینہ اپنے مُعَزَّز مہمانوں کو رُخصت کرنے جایا کرتے تھے۔ (معجم البلدان، ص٩١)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے کوشش کرنے والے کو شش کرتے رہیں۔[1]

آمدِ سرکار پر اظہارِ مسرت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مَحْبُوبِ ربِّ داور، شَفِیعِ روزِ مَحشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد پر اَنصار کی بچیوں نے جس وَالِہَانہ انداز میں اِظْہارِ مَسَرَّت کیا وہ یقیناً اپنی مِثال آپ ہے اور ان بچیوں کے وہ پُر مَسَرَّت اَشعار آج بھی ہمارے لیے تسکینِ جاں کا باعث ہیں۔ آمدِ سرکار پر خوشیوں کے صِرف یہی ترانے اَنصاری بچیوں کے وِرْدِ زبان نہیں تھے بلکہ مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا کو بُقْعَۂ نُور بنانے پر مَرْحَبا کہتے ہوئے بَنی نَجّار کی لڑکیاں گلی کوچوں میں یوں اِظہارِ مَسَرَّت کر رہی تھیں:

نَحْنُ جَوَارٍ مِّنْ بَنِی النَّجَّارِ

یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَارٍ[2]

یعنی ہم قبیلہ بَنی نَجّار کی بچیاں ہیں حضرت سَیِّدُنا محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیسے اَچھّے پڑوسی ہیں۔

شانِ نبوی کے کیا کہنے!

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! اس دُنیائے فانی میں مخلوق کو خالق سے مِلانے کے

[1] .... سیرت مصطفٰی، ص١٧٦

[2] .... ابن ماجة، کتاب النکاح، باب الغناء والدف، ص٣٠٤، حدیث: ١٨٩٩

لیے بہُت سے اَنبیائے کِرام و رُسُلِ عُظَّام عَلَیْہِمُ السَّلَام تشریف لائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان میں سے ہر نبی و رسول کو مُختَلِف کمالات و معجزات سے نوازا۔ مثلاً کسی نبی کو حُسْن و جَمال میں کمال عَطا فرمایا تو کسی کو جاہ و جَلال (شان و شوکت) میں۔ کسی کو سَلْطَنَت و مال سے نوازا تو کسی کو رِفْعَت و عَظَمَت کی دولتِ لازوال سے، مگر ربِّ لَمْ یَزَل عَزَّوَجَلَّ نے جب اپنے محبوبِ بے مِثال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس خاک دانِ عالَمِ زَوال (یعنی خَتم ہونے والی خاکی زمین) میں مَبْعُوث فرمایا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہ صِرف حُسْن و جَمال سے نوازا بلکہ جاہ و جَلال (شان و شوکت) اور جُود و نَوال (عطا و بَخشِش) کی دولت سے بھی خوب مالا مال فرمایا۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے کیا خوب کہا ہے:

حُسنِ یُوسف دَمِ عیسیٰ یَدِ بَیضَا داری
آنچہ خُوباں ہَمہ دَارَنْد تُو تنہا داری[1]

یعنی سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سَیِّدُنا یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کا حُسْن، حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی پھونک اور روشن ہاتھ رکھتے ہیں، (یہی نہیں بلکہ) جو کمالات وہ سارے نبی و رسول رکھتے ہیں آپ اکیلے رکھتے ہیں۔

خدا نے ایک محمد میں دے دیا سب کچھ
کریم کا کَرَم بے حِساب کیا کہنا

[1] .... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۱۸۵

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب ایسی شانوں والے نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اَنصار کے ہاں قَدَم رَنْجَہ فرمایا تو ان کے ہاں خوشیوں کا سَماں کیوں نہ ہوتا اور ان کی بچیاں شوق و وَجد میں کیوں نہ مَحبَّت و عِشْق سے بھرپور ترانے گاتیں؟ کیونکہ وہ نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تو ایسے تھے جن کے بارے میں کسی نے کیا خوب کہا ہے:

خلیل اللّٰہ نے جس کے لیے حَق سے دُعائیں کیں
ذَبِیحُ اللّٰہ نے وَقتِ ذَبْح جس کی اِلتجائیں کیں
جو بَن کر روشنی پھر دِیدۂ یعقوب میں آیا
جسے یُوسُف نے اپنے حُسْن کے نَیرنگ میں پایا
وہ جس کے نام سے داود نے نغمہ سَرائی کی
وہ جس کی یاد میں شاہ سلیمان نے گدائی کی
دلِ یحیٰی میں اَرمان رہ گئے جس کی زِیارت کے
لبِ عیسٰی پہ آئے وَعْظ جس کی شانِ رَحمت کے [1]

اَشعار کا حکم

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! سرورِ کائنات، فَخْرِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں اہلِ مدینہ کی بچیوں نے اپنے جذبات کا اِظْہَار اَشعار میں کیسے کیا؟ یاد رکھئے! دِلی جذبات کی عکّاسی کرنے والا کلام دو۲ طرح کا ہوتا

[1] .... شاہنامہ اسلام مکمل، ص۸۸

ہے۔ ایک کو نَثْر کہتے ہیں جبکہ دُوسْرا اَشعار کی شَکْل میں ہوتا ہے اور اسے نَظْم کہتے ہیں۔ اَشعار اَچھّے بھی ہوتے ہیں اور بُرے بھی، مگر یاد رکھئے! کوئی شے بسا اوقات اپنی ذات کی وجہ سے اَچھّی یا بُری نہیں ہوتی بلکہ ثَواب و عِتاب کا حُکْم اس چیز پر مَوقُوف ہوتا ہے جو اس سے اَدا کی جائے۔ مثلاً حُروفِ تہجی کو دیکھ لیں کہ انہیں کسی خاص معنیٰ کے لیے وَضْع نہیں کیا گیا بلکہ یہ تو مُختَلِف مَعانی کو اَدا کرنے کا آلہ ہیں، جیسے معنیٰ چاہیں ان سے اَدا کر سکتے ہیں خواہ اَچھّے ہوں یا بُرے یہاں تک کہ اِیمان سے کُفْر تک کا معنیٰ بھی اِنہی حُروف سے اَدا ہوتا ہے، لہٰذا مطلقاً حُروف کو حَسَن یا قبیح (اَچھّے یا بُرے) ہونے کے ساتھ مَوصُوف نہیں کر سکتے بلکہ یہ مَدح وذَم (تعریف و مَذمَّت) اور ثواب و عِقاب میں اس چیز کے تابع ہوتے ہیں جو ان سے اَدا کی جائے، جیسے تلوار بہُت اَچھّی ہے اگر اس سے حِمایَتِ اِسلام کی جائے اور سَخْت بُری ہے اگر خونِ ناحَق میں بَرتی جائے۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: اَلشِّعْرُ بِمَنْزِلَةِ الْكَلَامِ، حَسَنُهُ كَحَسَنِ الْكَلَامِ وَقَبِيْحُهُ كَقَبِيْحِ الْكَلَامِ۔[1] یعنی شِعر بَمَنزِلَہ کلام کے ہے تو اس کا اَچھّا مِثْل اَچھّے کلام کے اور اس کا بُرا مِثْل بُرے کلام کے۔ لہٰذا اَشعار پر فِي نَفْسِهَا اَچھّے یا بُرے ہونے کا کوئی حُکْم نہیں ہو سکتا بلکہ یہ اَدا کیے گئے مفہوم کے تابع ہوں گے۔ کیونکہ بعض شِعْر حِکْمَت بھرے بھی ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث

[1] .... ادب المفرد، باب الشعر حسن كحسن الكلام ومنه قبيح، ص ۲۵۶، حديث: ۸۶۵

صحیح میں اِرشاد ہوتا ہے: اِنَّ مِنَ الشِّعرِ حِکْمَۃً۔[1] بعض اَشعار حِکْمَت والے ہوتے ہیں، اور دُوسری طرف اگر بیہودہ باتوں اور لَغْوِیات پر مُشْتَمِل شاعِری کی جائے تو **وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ** (پ ۱۹، الشعرآء: ۲۲۴)[2] فرمایا گیا۔ وہاں [اِنَّ اللّٰہ یُؤَیِّدُ حَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ][3] (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ حضرت سَیِّدُنا جبریل کے ذریعے حضرت سَیِّدُنا حسّان بن ثابِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تائید کرتا ہے۔) کی بَشَارَتِ جانْفِزا ہے اور دُوسری طرف [اِمْرَؤُ الْقَیْسِ صَاحِبُ لِوَاءِ الشُّعَرَآءِ اِلَی النَّارِ][4] (یعنی اِمْرَءُ القیس شاعِروں کا علمبردار آتَشِ دَوزخ میں ہے۔ کی وَعِیدِ جانگُزا (جان کو تکلیف دینے والی دھمکی)۔[5]

کیسے اَشعار درست ہیں؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا اگر اَشعار میں **اللہ** و رسول (عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی تعریف ہو یا ان میں حِکْمَت کی باتیں ہوں یا اَچھّے اَخلاق کی تعلیم ہو تو اَچھّے ہیں اور اگر لَغْو و باطِل پر مُشْتَمِل ہوں تو بُرے ہیں۔ اَکثر شُعَرا

---

[1] .... بخاری، کتاب الادب، باب مایجوز من الشعر ... الخ، ص ۱۵۲۵، حدیث: ۶۱۴۵

[2] .... ترجمۂ کنزالایمان: اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں۔

[3] .... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر مناقب حسان، ۴/۶۱۶، حدیث: ۶۱۱۲

[4] .... کنزالعمال، کتاب الفضائل، الباب السادس، امرؤ القیس، المجلد السادس، ۱۲/۷۰، حدیث: ۳۴۴۴۰

[5] .... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۴۵۸-۴۵۹ ملخصًا

چونکہ ایسے ہی بے تکی ہانکتے ہیں اس وجہ سے ان کی مَذمَّت کی جاتی ہے۔[1] جو اَشعار مُباح ہوں ان کے پڑھنے میں حَرَج نہیں۔ اَشعار کے پڑھنے سے اگر یہ مَقْصُود ہو کہ ان کے ذریعہ سے تفسیر و حدیث میں مَدَد ملے یعنی عَرَب کے مُحاوَرات اور اُسْلُوبِ کلام سے آگاہ ہو، جیسا کہ شُعَرائے جَاھِلِیَّت کے کلام سے اِسْتِدْلَال کیا جاتا ہے، اس میں بھی کوئی حَرَج نہیں۔[2]

اَلْغَرَض اَشعار پر مُشْتَمِل کلام تین۳ طرح کا ہوتا ہے:

مُسْتَحَب کلام: اس سے مُراد وہ کلام ہے جو دنیا سے بچائے اور آخِرَت کی رَغْبَت دِلائے یا اَچھّے اَخلاق پر اُبھارے، وہ مُسْتَحَب ہوتا ہے۔

مُباح کلام: اس سے مُراد وہ کلام ہے جس میں فُحْش اور جھوٹ نہ ہو۔

مَمْنُوع کلام: اس کی دو۲ اَقسام ہیں: جھوٹ اور فُحْش اور ان دونوں کے کہنے والوں کو عیب لگایا جائے گا اور اگر کوئی حَالَتِ اِضْطِرَار میں پڑھ رہا ہو تو مَعْیُوب (عیب دار) نہیں لیکن اِخْتِیار سے پڑھنے والا مَعْیُوب (بُرا، باعِثِ نَدامَت) ہے۔

البتّہ! جو کلام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطَاعَت، سنّت کی پیروی، بِدْعَت سے اِجْتِنَاب اور

---
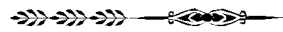
[1] .... بہارِ شریعت، ۳/۵۱۴

[2] .... فتاوی ھندیہ، کتاب الکراھیة، الباب السابع عشر فی الغناء، ۵/ ۴۳۱

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی نافرمانی سے بچنے پر اُبھارے، وہ عِبادَت ہے اور اسی طرح جو کلام سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف پر مُشْتَمِل ہو وہ بھی عِبادَت ہے۔[1]

تعریفِ خدا اور رسول پر مشتمل اشعار کو کیا کہتے ہیں؟

کلام (نَثْر یا نَظْم) کا وہ حِصّہ یا جُزْو جس میں خُدا کی تعریف و سِپاس (شکر گزاری) ہو، جس کلام میں خُداوند تعالیٰ کی بڑائی اور قُدْرَت اور خدائی اور اسکے کمال و جلال کا بیان ہو اس کو حَمد و ثَنا کہتے ہیں۔[2] جبکہ وہ مَوزوں کلام جس میں سَرورِ دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَدح و تعریف کی گئی ہو یا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوصاف و شمائل کا بیان ہو، نیز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات یا آپ سے مَنْسُوب کسی چیز سے مَحبَّت و عقیدت کا اِظْہار ہو تو اسے نَعْت کہتے ہیں۔[3]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی تعریف کو حَمد کہتے ہیں، حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف کو نعت کہتے ہیں، بُزرگانِ دین کی تعریف کو مَنْقَبَت کہا جاتا ہے خواہ نَثْر میں ہو یا نَظْم میں۔[4]

---

[1] ...... الزواجر، الکبیرۃ الستون والحادیۃ والستون بعد الاربعمائۃ، ۲/۴۰۳

[2] ...... اردو لغت، ۸/ ۲۷۲

[3] ...... اردو لغت، ۲۰/ ۱۵۳

[4] ...... مراۃ المناجیح، ازواج پاک کے فضائل، پہلی فصل، ۸/ ۴۹۴

سرکار کی شان بزبانِ قرآن

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآنِ کریم میں جابجا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عَظَمت و شان کی مِثالیں مذکور ہیں۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں:

اے رَضا خود صاحِبِ قرآں ہے مَدّاحِ حُضُور
تجھ سے کب مُمکِن ہے پھر مِدحت رَسولُ اللہ کی [1]

یہاں ذیل میں چند آیاتِ مُبارَکہ پیشِ خِدمت ہیں:

پہلی آیتِ مُبارَکہ

دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد سے قَبْل ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام نبیوں اور رَسولوں سے یہ عَہد و پیمان لے لیا کہ تم سب دنیا میں میرے مَحْبُوب کی تشریف آوری کا چرچا کرتے رہنا، ان کی نُصرَت و رَفاقَت کے لیے ہر دَم کمربستہ رہنا اور ان پر اِیمان لاکر اپنے سینوں میں ان کی مَحبَّت کو آباد رکھنا۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ

ترجمۂ کنزالایمان: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عَہد لیا جو میں تم کو کِتاب

[1] .... حدائقِ بخشش، ص ۱۵۳

جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ (پ۳، آل عمران: ۸۱)

اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر اِیمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین و ملّت، پَروانۂ شَمْعِ رِسالَت مولانا شاہ اِمام احمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کیا خوب اِرشَاد فرماتے ہیں:

سب سے اَولیٰ و اَعلیٰ ہمارا نبی　　سب سے بالا و والا ہمارا نبی

خَلْق سے اَولیا، اَولیا سے رُسُل　　اور رَسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

مُلکِ کونَین میں اَنبیا تاج دار　　تاج داروں کا آقا ہمارا نبی[1]

دُوسری آیتِ مُبارَکہ

مَیدانِ مَحْشَر میں شانِ مُصْطَفائی کے ڈنکے کا اِعلان کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشَاد فرمایا:

عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ (پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۷۹)

ترجمۂ کنز الایمان: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

[1] .... حدائق بخشش، ص۱۳۸-۱۳۹

فقط اتنا سَبَب ہے اِنْعِقَادِ بَزمِ محشر کا
کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے [1]

بخدا خُدا کا یہی ہے دَر، نہیں اور کوئی مَفر مَقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو، جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں [2]

تیسری آیتِ مبارکہ

سارے جَہان کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا باعِثِ رَحْمت ہونا اس فرمان سے بخوبی واضح ہے: وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾ (پ۱۷، الانبیآء: ۱۰۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رَحمت سارے جہان کے لئے۔

رَحْمت رَسولِ پاک کی ہر شے پہ عام ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نام ہے

چوتھی آیتِ مبارکہ

سَیِّدُ الْمَحْبُوبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْر نُورِ اِیمان و سُرورِ جان ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْر بِعَیْنِہٖ ذِکْرِ رحمٰن ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذِکْر بُلَند کر دیا۔ (پ۳۰، الم نشرح: ۴)

---

[1] .... مراۃ المناجیح، حضور کے نام اور حلیہ شریف، ۸/ ۴۲

[2] .... حدائق بخشش، ص ۱۰۷

اللہ اللہ آپ کا رتبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم
پڑھتی ہے دنیا رتبے کا خطبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم

حدیث شریف میں ہے کہ اس آیتِ کریمہ کے نُزول کے بعد سَیِّدُنا جبرائیل امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضِرِ بارگاہ ہوئے اور عَرض کی: آپ کا ربّ فرماتا ہے: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے کیسے بُلند کیا تمہارے لئے تمہارا ذِکْر؟ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواب دیا: اَللّٰہُ اَعْلَم۔ اِرشاد ہوا: اے مَحْبُوب میں نے تمہیں اپنی یادوں میں سے ایک یاد کیا کہ جس نے تمہارا ذِکْر کیا بے شک اس نے میرا ذِکْر کیا۔[1]

سلطانِ جہاں، محبوبِ خُدا تِری شان و شوکت کیا کہنا
ہر شے پہ لِکھا ہے نام ترا، تِرے ذِکْر کی رِفْعت کیا کہنا

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عظمتِ سرکار کا اظہار بزبانِ صحابیات

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس طرح کمالِ سیرَت میں تمام اَوَّلین و آخِرین سے مُمْتاز اور اَفضل و اَعلیٰ بنایا اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جمالِ صُورت میں بھی بے مِثْل و بے مِثال پیدا فرمایا۔ ہم اور آپ حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

[1] ......ماخوذ من فتاویٰ رضویہ، ۲۳ / ۷۵۲ بحوالہ کتاب الشفاء، القسم الاول، الباب الاول، الفصل الاول فیما جاء من ذالك... الخ، ص ۲۱ ملخصًا

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی شانِ بے مِثال کو بھلا کیا سمجھ سکتے ہیں؟ حضراتِ صحابہ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم جو دِن رات سَفَر و حَضَر میں جمالِ نُبوّت کی تجلیاں دیکھتے رہے انہوں نے مَحْبُوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے جمالِ بے مِثال کے فَضل و کمال کو جس طرح بیان کیا ہے وہ بھی اپنی مِثال آپ ہے۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا حسّان بِن ثابِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے اپنے قصیدہ میں جمالِ نبوّت کی شانِ بے مِثال کو یوں بیان فرمایا ہے:

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِيْ!
وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

یعنی یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! آپ سے زِیادہ حُسْن و جَمال والا میری آنکھ نے کبھی دیکھا ہے نہ آپ سے زِیادہ کمال والا کسی عورت نے جَنا ہے۔

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ!
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

یعنی یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! آپ ہر عیب و نَقْص سے پاک پیدا کئے گئے ہیں گویا آپ ایسے ہی پیدا کئے گئے جیسے حسین و جمیل پیدا ہونا چاہتے تھے۔[1]

[1] .... دیوان حسان بن ثابت الانصاری، قافیة الالف خلقت کما تشاء، ص۲۱
سیرت مصطفیٰ، ص۵۵۹

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَتِ عالیشان میں صِرف صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے ہی اَشعار کی شکل میں نذرانۂ عقیدت پیش نہیں کیا بلکہ صحابیات طیبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ بھی اس صَف میں کسی سے پیچھے نہیں۔ چنانچہ ذیل میں چند مثالیں پیشِ خِدْمت ہیں:

سرکار کی والدہ ماجدہ جنابِ سیدتنا آمنہ کے اَشعار

اَعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت، مُجدّدِ دِین و ملّت، پَروانۂ شَمْعِ رِسالَت مولانا شاہ اِمام احمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: اِمام ابو نعیم دلائل النبوۃ میں بطریقِ محمد بن شِہاب زُہری، اُمِّ سماعہ اَسما بنت ابی رُھْم، وہ اپنی والدہ سے راوِی ہیں، (کہ میں) حضرت آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہا کے اِنْتِقال کے وَقْت (ان کے پاس) حاضِر تھی، محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰے کم سِن بچے کوئی پانچ برس کی عمر شریف، ان کے سرہانے تشریف فرما تھے۔ حضرت خاتون نے اپنے ابنِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف نَظَر کی، پھر کہا:

بَارَكَ فِيْكَ اللهُ مِنْ غُلَامٍ ۔۔۔ يَا ابْنَ الَّذِىْ مِنْ حَوْمَةِ الْحِمَامِ

نَجَا بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْمُنْعَامِ ۔۔۔ فُوْدِىَ غَدَاةَ الضَّرْبِ بِالسِّهَامِ

بِمِائَةٍ مِّنْ اِبِلٍ سَوَامٍ ۔۔۔ اِنْ صَحَّ مَا اَبْصَرْتُ فِى الْمَنَامِ

فَاَنْتَ مَبْعُوْثٌ اِلَى الْاَنَامِ ۔۔۔ مِنْ عِنْدَ ذِى الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ

تُبۡعَثُ فِی الۡحِلِّ وَ فِی الۡحَرَامِ　　تُبۡعَثُ فِی التَّحۡقِیۡقِ وَالۡاِسۡلَامِ
دِیۡنُ اَبِیۡكَ الۡبَرِّ اِبۡرَاهَامِ　　فَاللّٰهُ اَنۡهَاكَ عَنِ الۡاَصۡنَامِ
اَنۡ لَّا تَوَالِیَهَا مَعَ الۡاَقۡوَامِ[1]

اے ستھرے لڑکے ! **اللہ** تجھ میں بَرَکت رکھے۔ اے ان کے بیٹے! جنہوں نے مرگ (موت) کے گھیرے سے نجات پائی بڑے انعام والے بادشاہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے، جس صُبْح کو قُرعہ ڈالا گیا 100 بُلَند اُونٹ ان کے فِدْیہ میں قُربان کئے گئے، اگر وہ ٹھیک اُترا جو میں نے خواب دیکھا ہے تو تُو سارے جہان کی طرف پیغمبر بنایا جائے گا جو تیرے نِکوکار باپ ابراہیم کا دین ہے، میں **اللہ** کی قَسم دے کر تجھے بتوں سے مَنْع کرتی ہوں کہ قوموں کے ساتھ ان کی دوستی نہ کرنا۔[2]

سرکار کی رضاعی بہن جنابِ سیدتنا شیماء کا کلام

مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضَاعی بہن حضرت سَیِّدَتُنا **شَیْماء** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے **اپنی مَحبَّت** کا اِظْہار یوں فرماتی ہیں:

مُحَمَّدٌ خَیۡرُ الۡبَشَرۡ　　مِمَّنۡ مَّضٰی وَمَنۡ غَبَرۡ
مَنۡ حَجَّ مِنۡهُمۡ اَوِ اعۡتَمَرۡ　　اَحۡسَنُ مِنۡ وَّجۡهِ الۡقَمَرۡ

[1] .... المواھب اللدنیۃ، المقصد الاول، ذکر رضاعہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ۱/ ۸۸
[2] .... فتاویٰ رضویہ، ۳۰ / ۳۰۱

مِنۡ کُلِّ اُنۡثٰی وَذَکَرۡ مِنۡ کُلِّ مَشۡبُوۡبٍ اَغَرۡ

جَنِّبۡنِیَ اللّٰہُ الۡغِیَرۡ فِیۡہِ وَاَوۡضِحۡ لِیَ الۡاَثَرۡ [1]

یعنی جو اِنسان گزر چکے اور جو آئیں گے ان سب سے بہتر حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ میرے آقا حج و عمرہ کی سَعادت پانے والوں میں بھی سب سے اعلیٰ بلکہ حُسن و جَمال میں چاند سے بھی بڑھ کر ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو ہر خُوبصُورت اور بَہادُر مَرد و عورت سے بڑھ کر غیرت والے ہیں۔ اے میرے رب! مجھے حَوادِثِ زمانہ سے بچا کر میرے لیے میرے آقا کی راہ کو واضح فرما دے۔

سیدتنا عائشہ صدیقہ کے اشعار

ایک رِوایت میں اُمُّ الْمومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا سے نعتیہ کلام پر مُشۡتَمِل یہ اَشعار مَرۡوِی ہیں:

فَلَوۡ سَمِعُوۡا فِیۡ مِصۡرَ اَوۡصَافَ خَدِّہٖ لَمَا بَذَلُوۡا فِیۡ سَوۡمِ یُوۡسُفَ مِنۡ نَّقۡدٍ

لَوَّامِیۡ زُلَیۡخَا لَوۡ رَاَئَیۡنَ جَبِیۡنَہُ لَاٰثَرۡنَ بِالۡقَطۡعِ الۡقُلُوۡبِ عَلَی الۡیَدِ

یعنی اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخسارِ مُبارَک کے اَوصاف اَہۡلِ مِصر سن لیتے تو سَیِّدُنا یوسُف عَلَیۡہِ السَّلَام کی قیمت لگانے میں سیم و زَر نہ بہاتے اور اگر زُلیخا کو مَلامت کرنے والی عورتیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جبینِ اَنۡوَر دیکھ لیتیں تو

[1] ......سبل الھدی والرشاد، جماع ابواب رضاعہ... الخ، الباب الثانی فی اخوتہ من الرضاعۃ، ۱/۳۶۴

ہاتھوں کے بجائے اپنے دِل کاٹنے کو ترجیح دیتیں۔[1]

وفاتِ ظاہری کے بعد صحابیات کا کلام

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ باکمال پر صحابیات طیبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ نے جن اَلفاظ میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اَوصافِ حَمیدہ ذِکْر کئے ان سے ظاہِر ہوتا ہے کہ انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کتنا گہرا قلبی لگاؤ اور مَحبَّت تھی۔ ذیل میں صحابیات طیبات کے چند کلام پیشِ خِدمت ہیں:

سرکار کی پھوپھی جنابِ سیدتنا اَروٰی کے اَشعار

سرورِ کائنات، فَخْرِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی حضرت سَیِّدَتُنا اَروٰی بنت عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کا شُمار ان صاحِبِ فَضْل خواتین میں ہوتا ہے جنہیں اِسلام سے قَبْل زمانۂ جاہِلیَّت میں بھی قَدْر کی نِگاہ سے دیکھا جاتا تھا، آپ صائب الرائے تھیں اور امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانہ تک حَیات رہیں۔ آپ سے بہُت ہی عُمدہ اَشعار مَروِی ہیں۔[2] چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد

[1] .... شرح العلامۃ الزرقانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاھرات، عائشۃ ام المومنین، ۳۹۰/۴

[2] .... الاعلام للزرکلی، ۱/ ۲۹۰

میں کئی کلام کہے، ان میں سے ایک کلام کے چند اَشعار پیشِ خدمت ہیں:

اَلَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کُنْتَ رَجَاءَنَا وَکُنْتَ بِنَا بَرًّا وَّلَمْ تَكُ جَافِيَا

وَکُنْتَ بِنَا رَءُوفًا رَّحِيمًا نَبِيَّنَا لِيَبْكِ عَلَيْكَ الْيَوْمَ مَنْ كَانَ بَاكِيَا

لَعَمْرُكَ مَا اَبْكِي النَّبِيَّ لِمَوْتِهٖ وَلٰكِنْ لِهَرْجٍ كَانَ بَعْدَكَ آتِيَا

كَاَنَّ عَلٰى قَلْبِيْ لِذِكْرِ مُحَمَّدٍ وَّمَا خِفْتُ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ الْمَكَاوِيَا

فِدًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ اُمِّيْ وَخَالَتِيْ وَعَمِّيْ وَنَفْسِيْ قُصْرَةً ثُمَّ خَالِيَا

صَبَرْتَ وَبَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ صَادِقًا وَّقُمْتَ صَلِيبَ الدِّينِ اَبْلَجَ صَافِيَا

فَلَوْ اَنَّ رَبَّ النَّاسِ اَبْقَاكَ بَيْنَنَا سَعِدْنَا وَلٰكِنْ اَمْرُنَا كَانَ مَاضِيَا

عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ السَّلَامُ تَحِيَّةً وَّاُدْخِلْتَ جَنَّاتٍ مِنَ الْعَدْنِ رَاضِيَا[1]

یعنی یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ہماری اُمّید اور ہمارے ساتھ اَچھّا سلوک کرنے والے تھے اور بِالکُل سَخْت مِزاج نہ تھے۔ آپ ہمارے نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور آپ ہم پر کمال مہربانی ورَحْم فرمانے والے تھے، آج (ہم آپ کے دِیدار سے مَحْرُوم ہوگئے ہیں، لہٰذا) اب ہر رونے والے کو چاہیے کہ آپ کی یاد میں اَشک بہائے۔ آپ کی عُمْر کی قَسَم! میں اپنے آقا کے جہانِ فانی سے کوچ کر جانے کے باعث نہیں روتی بلکہ مجھے تو ان مصائب و آفات پر رونا آتا ہے جو آپ کے بعد ہم پر نازِل ہوں گی۔ گویا میرا دِل آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد میں تڑپنے اور ان کے بعد در پیش

[1] .... الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر من رثی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قالت اروی ... الخ، ۲/۲۴۸

مصائب و آفات کا خوف لاحق ہونے کی وجہ سے داغ دار ہوتا جا رہا ہے۔ میری ماں، میری خالہ، میرے چچا، میرے آباؤ اَجداد بلکہ میری جان اور مال سب کچھ میرے آقا پر قُربان، آپ نے صَبْر واِسْتِقَامت کا دامَن ہمیشہ تھامے رکھا اور آخِر کار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیغام کو راستی کے ساتھ ہر ایک تک پہنچا کر دین کو اُسْتُوار فرمایا اور اسے خُوب واضح کر دیا۔ اگر تمام لوگوں کا پالنہار ہمارے نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہمارے پاس مزید رہنے دیتا تو یہ ہماری خوش قسمتی ہوتی مگر اس کا ہمارے مُتَعَلِّق کیا گیا فیصلہ پورا ہو کر ہی رہنا تھا۔ آپ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے سلامِ تَحِیَّت ہو اور آپ کو جنَّتِ عَدن میں داخل کیا جائے اس حال میں کہ آپ راضی ہوں۔[1]

حضرت ہند بنت حارِث بن عبد المطلب کا کلام

حضرت سَیِّدَتُنا ہند بنت حارِث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چچازاد بہن تھیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بارگاہِ نُبوّت میں اپنی مَحبَّت کا اِظْہار کچھ یوں فرماتی ہیں:

يَا عَيْنِ جُودِي بِدَمْعٍ مِنْكِ وَابْتَدِرِيْ ۔۔۔ كَمَا تَنَزَّلَ مَآءُ الْغَيْثِ فَانْثَعَبَا

اَوْ فَيْضُ غَرْبٍ عَلٰى عَادِيَّةٍ طُوِيَتْ ۔۔۔ فِيْ جَدْوَلٍ خَرِقٍ بِالْمَاءِ قَدْ سَرِبَا

[1] ...... اَلطَّبَقَاتُ الْکُبْرٰی، سُبُلُ الْھُدٰی اور اَلْاِصَابَہ میں ان اَشعار کو سَیِّدَتُنا اَرْوٰی کی طرف جبکہ مُعْجَم کبیر، اَلْمَوَاھِبُ اللَّدُنِّیَہ اور اَلْاِسْتِیْعَاب میں سَیِّدَتُنا صفیہ بنت عبد المطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی طرف مَنْسُوب کیا گیا ہے۔ (علمیہ)

لَقَدْ اَتَتْنِي مِنَ الْاَنْبَاءِ مُعْضِلَةٌ ۔۔۔ اَنَّ ابْنَ آمِنَةَ الْمَاْمُونَ قَدْ ذَهَبَا

اَنَّ الْمُبَارَكَ وَالْمَيْمُونَ فِي جَدَثٍ ۔۔۔ قَدْ اَلْحَفُوهُ تُرَابَ الْاَرْضِ وَالْحَدَبَا

اَلَيْسَ اَوْسَطَكُمْ بَيْتًا وَّ اَكْرَمَكُمْ ۔۔۔ خَالًا وَّ عَمًّا كَرِيمًا لَيْسَ مُؤْتَشَبَا[1]

یعنی اے میری آنکھ! ایسی فیاضی سے آنسو بہا جیسے اَبْرِ باراں برستا ہے تو ہر طرف پانی بہنے لگتا ہے۔ یا پھر اس پرانے کنویں کی طرح ہو جا جس کا منہ تو اوپر سے بند ہو گیا ہو مگر اندرونی نالیوں میں اس کا پانی بہتا ہو۔ مجھے یہ مصیبت بھری خبر ملی ہے کہ حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بَرَکت والے فَرْزَند اس جہانِ فانی سے کُوچ فرما گئے ہیں۔ وہ صاحِبِ یُمْن و بَرَکت اب ایک قَبْر میں ہیں، جن پر لوگوں نے خاک کا لحاف اوڑھا دیا ہے۔ کیا تم سب میں وہ شریف گھرانے کے نہ تھے؟ کیا ننھیال و ددھیال میں وہ ایسی شرافت کے مالک نہ تھے کہ جس میں کسی قِسْم کی کوئی پراگندگی نہ تھی۔

حضرت اُمِّ اَیمن کے فراقِ محبوبِ خدا پر کہے گئے اَشعار

سَیِّدَتُنا اُمِّ اَیْمَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اُمُّ الْمُومنین حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی باندی تھیں جنہیں انہوں نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہبہ کر دیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اپنی رِضاعی والِدہ ہونے کی وجہ سے آزاد فرما دیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بھی ان کی طرف دیکھتے تو

[1] .... امتاع الاسماع، فصل فی ذکر نبذۃ مما رثی بہ رسول اللہ، قالت ھند بنت اثاثہ، ۱۴/۶۰۱

فرماتے کہ بس یہی میرے اَہْلِ خانہ میں سے باقی بچی ہیں (یعنی باقی سب جہانِ فانی سے کُوچ فرماچکے ہیں)۔ نیز یہ حضرت سَیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والِدہ ماجِدہ بھی ہیں۔[1] چنانچہ بارگاہِ نُبوَّت میں اپنی مَحبَّت کا اِظْہار کچھ یوں فرماتی ہیں:

عَیْنِ جُوْدِی فَاِنَّ بِذٰلِكَ لِلدَّمْـ ـعِ شِفَاءٌ، فَاَكْثِرِی مِ الْبُكَاءِ
حِینَ قَالُوا الرَّسُولُ اَمْسٰی فَقِیدًا مَیِّتًا كَانَ ذَاكَ كُلَّ الْبَلَاءِ
وَابْكِیَا خَیْرَ مَنْ رُزِئْنَاهُ فِی الدُّنْـ ـیَا وَمَنْ خَصَّهُ بِوَحْیِ السَّمَاءِ
بِدُمُوعٍ غَزِیرَةٍ مِّنْكِ حَتّٰی یَقْضِیَ اللّٰهُ فِیكِ خَیْرَ الْقَضَاءِ
فَلَقَدْ كَانَ مَا عَلِمْتُ وَصُولًا وَّلَقَدْ جَاءَ رَحْمَةً بِالضِّیَاءِ
وَلَقَدْ كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ نُورًا وَّسِرَاجًا یُّضِیءُ فِی الظَّلْمَاءِ
طَیِّبَ الْعُودِ وَالضَّرِیبَةِ وَالْمَعْـ ـدِنِ وَالْخِیمِ خَاتَمَ الْاَنْبِیَاءِ[2]

یعنی اے آنکھ! اچھی طرح رو کہ رونا ہی شِفا ہے، لہٰذا رونے میں زِیادَتی کر۔ جب لوگوں نے کہا کہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلے گئے تو ایسے لگا گویا ہر قسم کی مصیبت ٹوٹ پڑی ہو۔ اے دونوں آنکھو! اس ہستی پر اَشک بہاؤ جو ہر اس شخص سے بہتر تھی جس کی مصیبت دنیا میں ہم پر نازِل ہوئی، بلکہ وہ ہستی تو ہر اس نبی سے بھی بہتر تھی جسے آسمانی وَحی سے خاص کیا گیا تھا۔ اس قدر اَشک بہاؤ کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تمہارے حق میں بھی بہتر فیصلہ فرمادے، میں جانتی ہوں کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رحمت

[1] .... الاصابة، فیمن عرف بالكنیة من النساء، حرف الالف، ۱۱۹۰۲-ام ایمن، ۸/۳۹۹ملتقطًا
[2] .... الطبقات الكبری لابن سعد، ذكر من رثی النبی، قالت ام ایمن، ۲/۲۵۳

بن کر اور روشنی لے کے تشریف لائے تھے۔ اس قدر ہی نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو تاریکی میں چمکنے والے سِرَاج و نور تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پاک خَصلَت، پاک مَنِش (مزاج)، پاک خاندان، پاک عادت اور نبی آخر الزمان تھے۔

حضرت عاتکہ بنت زید کا کلام

حضرت سَیِّدَتُنا عاتِکہ بِنْتِ زَید بِن عَمْرو بِن نُفَیْل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی چچازاد بہن اور حضرت **عبد اللّٰہ** بن ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی زوجہ محترمہ تھیں، بارگاہِ نُبُوّت میں اپنی مَحبَّت کا اِظْہَار کچھ یوں فرماتی ہیں:

اَمْسَتْ مَرَاكِبُهُ اَوْحَشَتْ ... وَ قَدْ كَانَ يَرْكَبُهَا زَيْنُهَا

وَ اَمْسَتْ تُبَكِّي عَلٰى سَيِّدٍ ... تُرَدِّدُ عَبْرَتَهَا عَيْنُهَا

وَ اَمْسَتْ نِسَاؤُكَ مَا تَسْتَفِيقُ ... مِنَ الْحُزْنِ يَعْتَادُهَا دَيْنُهَا

وَاَمْسَتْ شَوَاحِبَ مِثْلَ النِّصَا ... لِ قَدْ عُطِّلَتْ وَكَبَا لَوْنُهَا

يُعَالِجْنَ حُزْنًا بَعِيدَ الذَّهَابِ ... وَفِي الصَّدْرِ مُكْتَنِعٌ حَيْنُهَا

يَضْرِبْنَ بِالْكَفِّ حُرَّ الْوُجُوهِ ... عَلٰى مِثْلِهٖ جَادَهَا شُوْنُهَا

هُوَ الْفَاضِلُ السَّيِّدُ الْمُصْطَفٰى ... عَلَى الْحَقِّ مُجْتَمِعٌ دِيْنُهَا

فَكَيْفَ حَيَاتِي بَعْدَ الرَّسُولِ ... وَقَدْ حَانَ مِنْ مَّيْتَةٍ حِينُهَا [1]

[1] ...... امتاع الاسماع، فصل فی ذکر نبذۃ مما رثی بہ رسول اللہ، ۱۴/ ۶۰۲

یعنی سواریاں مُتَوَحِّش (وَحشَت انگیز) ہوئی جارہی ہیں کہ جن پر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سوار ہوتے تو اِن کی شان بڑھ جاتی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصَالِ باکمال پر آنکھیں ہیں کہ روتی ہی جارہی ہیں اور آنسو لگاتار جاری ہیں۔ اے رَسولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی اَزواجِ مُطَہَّرات کی حالَت یہ ہوگئی ہے کہ انہیں فَرْطِ رنج و غَم سے اِفاقہ ہوتا ہی نہیں، بلکہ رنج ہے کہ بڑھتا ہی جاتا ہے۔ وہ فَرْطِ غَم سے اس طرح دبلی پتلی ہوگئی ہیں جیسے کوئی بیکار اور بے رنگ دھاگا ہو۔ بَظاہِر وہ اپنے دُکھ پر قابو پانے کی کوشِش کر رہی ہیں مگر ان کا یہ حُزْن و مَلال (غَم) جَلْدی جانے والا نہیں بلکہ وہ تو ان کے سینے میں قید ہے۔ وہ اپنی ہتھیلیوں میں چہرے چھپائے ہوئے ہیں، ایسی حالَت میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صاحِبِ فَضْل و سردار اور برگزیدہ تھے، اُن کا دِین حَق پر مُجتَمِع تھا۔ اب میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد زندہ کیسے رہوں گی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئے ہیں۔

اسلامی بہنوں کا نعت پڑھنا کیسا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نعت خوانی اعلیٰ دَرَجہ کی چیز ہے۔ اچّھی اچّھی نِیّتیں کر کے نعت شریف پڑھنا اور سننا باعِثِ ثوابِ آخِرت اور مُوجِبِ خَیر و بَرَکت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے اسلامی بہنوں کے دِلوں میں عِشْق

مصطفےٰ کی جو شَمْع روشن ہوئی ہے اس کی روشنی گھر گھر تک پہنچ چکی ہے۔ اس مَدَنی ماحول میں ایک سے ایک خوش آواز نعت خوان اِسلامی بہنیں کَثَّرَھُنَّ اللہُ تعالٰی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چاہنے والیوں کے قُلوب کو گرماتی اور انہیں عِشْقِ مصطفےٰ میں تڑپاتی ہیں۔ مگر ایسی تمام اِسْلَامی بہنوں کو شَیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی یہ باتیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں جو آپ نے دعوتِ اِسْلَامی کے اِشَاعَتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعَہ 400 صَفحات پر مُشْتَمِل کِتاب پردے کے بارے میں سوال جواب صَفْحَہ 254 تا 256 پر سوالاً جواباً یوں تحریر کی ہیں:

سوال...... اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں میں نعتیں پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب...... اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں میں بِغیر مائیک کے اس طرح نعت شریف پڑھیں کہ اُن کی آواز کسی غیر مرد تک نہ پہنچے۔ مائیک کا اس لئے مَنْع کیا کہ اِس پر پڑھنے یا بیان کرنے سے غیر مَردوں سے آواز کو بچانا قریب قریب نا مُمکِن ہے۔ کوئی لاکھ دِل کو منا لے کہ آواز شامیانے یا مکان سے باہَر نہیں جاتی مگر تجرِبہ یِہی ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کے ذَرِیعے عورت کی آواز عُموماً غیر مَردوں تک پَہُنچ جاتی ہے بلکہ بڑی مَحافِل میں مائیک کا نِظام بھی تو اکثر مرد ہی چلاتے ہیں! سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کو ایک بار کسی نے بتایا کہ فُلاں جگہ مَحفِل میں ایک صاحِبہ مائیک پر بیان فرما رہی تھیں، بعض

مَردوں کے کانوں میں جب اُس نِسوانی آواز نے رَس گھولا تو ان میں سے ایک بے حَیا بولا: آہا! کتنی پیاری آواز ہے!! جب آواز اتنی پُرکشِش ہے تو خود کیسی ہوگی!!! وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ [1]

اسلامی بہنیں مائیک استِعمال نہ کریں

یاد رہے! دعوتِ اِسلامی کی طرف سے ہونے والے سنّتوں بھرے اجتِماعات اور اِجتِماعِ ذِکْر و نعت میں اسلامی بہنوں کیلئے لاؤڈ اسپیکر کے استِعمال پر پابندی ہے۔ لٰہذا اسلامی بہنیں ذِہن بنالیں کہ کچھ بھی ہو جائے نہ لاؤڈ اسپیکر میں بیان کرنا ہے اور نہ ہی اس میں نعت شریف پڑھنی ہے۔ یاد رکھئے! غیر مَردوں تک آواز پہنچتی ہو اس کے باوُجُود بے باکی کے ساتھ **بیان** فرمانے اور **نعتیں** سنانے والی گنہگار اور ثواب کے بجائے عذابِ نار کی حَق دار ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدمَت میں عَرض کی گئی: چند عورتیں ایک ساتھ مل کر گھر میں مِیلاد شریف پڑھتی ہیں اور آواز باہَر تک سُنائی دیتی ہے، یونہی مُحَرَّم کے مہینے میں کِتابِ شَہادَت وغیرہ بھی ایک ساتھ آواز ملا کر (یعنی کورَس میں) پڑھتی ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً اِرشاد فرمایا: ناجائز ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت (یعنی چُھپانے کی چیز) ہے اور عورت کی خوش اِلْحَانی کہ

[1] ....پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۵۴

اَجْنَبِی سنے مَحَلِّ فتنہ ہے۔[1]

عورت کے راگ کی آواز

شَیخِ طَرِیقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ مزید تحریر فرماتے ہیں: میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک اور سُوال کے جواب میں اِرشَاد فرماتے ہیں: عورت کا (نعتیں وغیرہ) خوش اِلْحَانی سے بآواز ایسا پڑھنا کہ نامَحرموں کو اُس کے نغمے (یعنی راگ و ترنُّم) کی آواز جائے حَرام ہے۔ نَوازِل فَقیہ ابو اللَّیث سمر قندی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) میں ہے، عورت کا خوش آواز کر کے کچھ پڑھنا "عورۃ" یعنی مَحَلِ سِتْر (چُھپانے کی چیز) ہے۔ کافی اِمام ابو البرکات نسفی میں ہے، عورت بُلند آواز سے تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ) نہ پڑھے اس لئے کہ اس کی آواز قابِلِ سِتْر (چُھپانے کے قابل چیز) ہے۔ عَلّامہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامی فرماتے ہیں: عورَتوں کو اپنی آواز بُلَند کرنا، انہیں لمبا اور دراز (یعنی ان میں اُتار چڑھاؤ) کرنا، ان میں نَرم لہجہ اِخْتِیار کرنا اور ان میں تَقْطِیع کرنا (کاٹ کاٹ کر تَحلیلی عَروض یعنی نَظْم کے قَواعِد کے مُطابِق) اَشعار کی طرح آوازیں نکالنا، ہم ان سب کاموں کی عورَتوں کو اِجازَت نہیں دیتے اس لئے کہ ان سب باتوں میں مَردوں کا اُن کی طرف مائل ہونا پایا جائے گا اور اُن مَردوں میں جذباتِ شہوانی کی تحریک پیدا ہو گی اِسی وجہ سے عورت کو یہ اِجازَت

[1] .... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۲۴۰

نہیں کہ وہ اَذان دے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔[1]

نعت لکھنا کیسا؟

پیاری پیاری اِسلَامی بہنو! کہنے والوں نے شُعَرَا کو زبان و بیان کے حوالے سے قوم کا دِماغ اور ترجمان بھی کہا ہے۔ بات اَشعار کی اَقسام کی ہو تو غزل، نَظْم، قصیدہ، مثنوی، رُباعی، قطعہ وغیرہ ایک لمبی فہرست ہے لیکن غزل کی تعریف میں زمین و آسمان ایک کر دیا جاتا ہے، بلکہ آسمان کی بُلَندی بھی غزل کی تعریف میں ناکافی لگتی ہے، عَرش کی باتیں ہوتی ہیں، یہ بھی اِحتیاطاً عَرض کی ہے ورنہ کوئی حَد ہی نَظر نہیں آتی۔ واضح رہے کہ غزل کہنے والے مجذوب نہیں ہوتے، اس کے باوُجُود انہیں اپنے (خیالی یا مجازی) مَحْبُوب کو سب کچھ کہنے کی نہ صِرف رِعَایَت دی جاتی ہے بلکہ اسے ان کا حَق مانا جاتا ہے اور اس حَق کو ہر شاعِر (اِلَّا مَا شَآءَ اللہ) بے باکانہ اِسْتِعمال کرتا ہے۔

ہمارے ہاں عام طور پر نعت بھی غزل ہی کے انداز میں کہی جاتی ہے، اس لئے وہ شُعَرَا جو حَمد و نعت کہنے کی شرائط و آداب سے واقِف نہیں، حَمد و نعت کہتے ہوئے غزل کے مَحْبُوب والی بے باکی بَرَت جاتے ہیں اور حَمد و نعت میں کہے گئے اپنے کلام کو شاید اِلہامی سمجھتے ہیں اور بالا از تَنْقِید و تَنْقِیص جانتے ہیں۔ انہیں نہیں

[1] .... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی ستر العورۃ، ۲/ ۹۷، فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۲۴۲

مَعلُوم زبان و بیان کی آسانیاں اس راہ میں زیادہ مُشکِل ثابِت ہوتی ہیں، مُمکِن ہے کہ انہوں نے کوئی لفظ پھول جان کر چنا ہو مگر وہی کانٹا ہو جائے۔ اسی لئے اس راہِ سُخَن (یعنی نعتیہ شاعِری) کو پُلِ صِراط کی بتائی جانے والی سختیوں اور مشکلات سے زیادہ دشوار گزار کہا گیا ہے۔ یہاں اِحْتِرام اور سلیقے کے بغیر جذبے کام آتے ہیں نہ عِلْم کی زِیادَتی۔ یہاں صِرف اَدَب نہیں بلکہ رُوحِ اَدَب اور حُسْنِ اَدَب کامیاب کراتا ہے، یہ غزل کا نہیں بلکہ نعت کا مَحْبُوب ہے جس کی مَحبَّت اِیمان کی جان ہے اور اِیمان بلاشبہ سَراسَر اَدَب ہے، لہٰذا جب کوئی عِشْق کے سمندر میں اَدَب کی کشتی پر سوار ہوتا ہے تو مَقامِ مصطفٰے کے اَنوار کی جھلکیاں اس کے لوحِ دِل پر جگمگانے لگتی ہیں، پھر نور کی یہی روشنی جب دِل سے دِماغ کی طرف جاتی ہے تو فِکْر نَعْت کی زباں بن جاتی ہے، مگر یاد رکھئے! یہ اَدَب، یہ سلیقہ، عِشْق کو یہ تہذیب، اِیمان کو یہ مَنْزِل کسی مَقبولِ بارگاہ کے فیضِ صُحبَت اور اَثَرِ نِگاہ سے ملتی ہے۔ یہ یاد ہو جانے اور دل میں اُتَر جانے بلکہ وظیفہ بن جانے والے مِصرعے یا اَشعار ہر کوئی کیوں نہیں کہہ پاتا؟ اِمام بوصیری و شیخ سعدی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے اَشعار پہلے مقبول نہیں ہوئے بلکہ یہ ہستیاں پہلے بارگاہِ رِسالَت میں شَرَفِ قبولِیَّت پانے والی ہوئیں۔

اے رَضا خود صَاحِبِ قرآں ہے مَدَّاحِ حُضُور

صحیح، سچی اور عمدہ تعریف صِرف رسمی عالم و شاعِر ہو جانے سے مُمکِن نہیں،

وہ عِلْم اور وہ مَلَکۂ شِعْر صرف انہیں کا حِصّہ ہے جنہوں نے اَدَب کو مَلْحُوظِ خاطِر رکھا۔ لفظوں کے سانچے، لہجوں کے زاویئے اور انداز و بیان کے ایسے قرینے ابھی کہاں بن سکے ہیں جو نَعْت کے مَحْبُوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صَحیح سچی اور عمدہ تعریف کا حَق ادا کر سکیں۔ پھر مبالغے کا گمان کیونکر دُرُست ہو سکتا ہے؟

اس ذاتِ والا صِفات کی حقیقت جاننے کا دعویٰ کسی مخلوق کا حِصّہ ہی کہاں ہے؟......اے انسان! اسے سَعَادَت جان کہ تجھے یہ شَرَف حاصِل ہے کہ اس باب میں زبان و قَلَم سے اپنی بِساط (طاقت) کے مُطابِق ہدیہ پیش کرنے کی نِعْمَت عَطا ہوئی، اس ہستی کی عَظَمَت و مَرْتَبَت کا عمر بھر بیان کرتے رہنے کے بعد بھی یہ اِقرار کئے بغیر چارہ نہیں کہ لَا یُمْکِنُ الثَّنَآءُ کَمَا کَانَ حَقُّهٗ (مُمکِن ہی نہیں کہ آپ کی ثناو تعریف کا جیسا حَق ہے وہ ہم سے اَدا ہو سکے) مولانا جامی (قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی) بھی یہی کہتے ہیں:

لَیْسَ کَلَامِیْ یَفِیْ بِنِعْمَتِ کَمَالِهٖ
صَلِّ اِلٰهِیْ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِهٖ

اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یوں ترجمانی کرتے ہیں:

اے رَضا خود صاحِبِ قرآں ہے مَدّاحِ حُضُور
تجھ سے کب مُمکِن ہے پھر مِدحت رسولُ اللہ کی [1]

[1] .... حدائق بخشش، ص ۱۵۳

نعت گوئی اہل محبت کا کام ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین و مِلّت، پَروانۂ شَمعِ رِسالَت مولانا شاہ اِمام احمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کو اپنے آقا سے کس قدر مَحبَّت تھی اس کا اندازہ صرف اسی بات سے لگالیجئے کہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی اپنے پاؤں پَسار (پھیلا) کر سوتے نہیں تھے، اپنے وُجُود کو سمیٹ کر لفظ ''محمد'' (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی مکتوبی شَکْل بنالیا کرتے تھے، جس روشنائی سے نعت شریف لکھا کرتے تھے اس میں زعفران ملایا کرتے تھے۔

لٰہذا یاد رکھئے! یہ باتیں جبھی راہ پاتی ہیں کہ جِسْمِ اِنسانی کے بادشاہ قَلْب (دِل) کا قبلہ (مرکزِ توَجُّہ) ذاتِ پاکِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہو، پھر حرکات وسکنات ہی نہیں خیالات و اِحْسَاسَات بھی حُبِّ رسول سے سرشار ہوتے ہیں۔ مَحبَّت کی خاصِیَّت اور شَرْط ہی اِطَاعَت و اِتِّبَاع ہے۔اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْعٌ۔(گویا کہ) فرماں برداری اور پیروی کی لذّت وحَلَاوَت اَہْلِ مَحبَّت ہی کو مُیَسَّر ہے۔جس کی مَحبَّت بندے کو مَعْبُود کا پیارا بنا دے، اس ہستی کی تعریف کا حَق کیسے ادا ہو سکتا ہے؟ مَلَکۂ شِعْر یا عِلْم کے کَمال سے زیادہ اس باب میں کَرَم ہی کی کار فرمائی سُرخُرو کرتی ہے۔[1]

[1] .... نعت و آداب نعت، ص۱۹۸بتصرف

کس کا لکھا کلام پڑھنا چاہئے؟

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! مَعْلُوم ہوا نعت شریف لکھنا حقیقۃً نِہایَت مُشکِل ہے جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں، اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے! اگر بڑھتا ہے تو اُلُوہِیَت (شانِ خداوندی) میں پہنچا جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تَنْقِیص (یعنی شانِ رِسالَت میں کمی) ہوتی ہے۔ البتّہ حَمد آسان ہے کہ اس میں راستہ صاف ہے جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے۔ غَرَض حَمد میں ایک جانِب اَصلاً حَد نہیں اور نعت شریف میں دونوں جانِب سَخْت حَد بندی ہے۔[1] لہٰذا کس کس شاعِر کی لکھی ہوئی نعتیں پڑھنا سننا چاہئے؟ اس حوالے سے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے شَیْخِ طَرِیقَت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ دعوتِ اِسْلَامی کے اِشَاعَتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعَہ 692 صَفحات پر مشتمل کتاب **کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب** صَفْحَہ 236 پر فرماتے ہیں: ہر اُس مسلمان کی لکھی ہوئی نعت شریف پڑھنی سننی جائز ہے جو شریعت کے مطابِق ہو۔ اب چونکہ کلام کو شَریعَت کی کسوٹی پر پرکھنے کی ہر ایک میں صلاحیّت نہیں ہوتی لہٰذا عافِیّت اسی میں ہے کہ مُسْتَنَد عُلَمائے اہلسنّت کا کلام سنا جائے۔ اردو کلام سننے کیلئے مشورۃً "نعتِ رَسول" کے سات حُرُوف کی نِسْبَت سے 7 اَسمائے گرامی (مع مجموعۂ نعت) حاضِر ہیں:

[1] .... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۲۷

﴿1﴾ ☜ امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ اِمام احمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن۔(حدائق بخشش)

﴿2﴾ ☜ استاذِ زَمَن حضرت مولانا حسن رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان۔(ذوقِ نعت)

﴿3﴾ ☜ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مدّاحُ الحبیب حضرت مولانا جمیل الرحمٰن رضوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی۔(قبالۂ بخشش)

﴿4﴾ ☜ شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت حُضور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفٰے رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن۔(سامانِ بخشش)

﴿5﴾ ☜ شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام حضرتِ مولانا حامِد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان۔ (بیاضِ پاک)

﴿6﴾ ☜ خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی۔(ریاضُ النعیم)

﴿7﴾ ☜ مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان وغیرہ۔ (دیوانِ سالِک)[1]

مزید ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: اگر غیرِ عالِم شاعِر کا کلام پڑھنا سننا چاہیں تو کسی ماہِرِ فَن سنّی عالِم سے اُس کلام کی پہلے تصدیق کروالیجئے۔ اِس طرح اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِیمان کی حِفاظَت میں مَدَد ملے گی، ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی کُفریہ شِعْر کے معنٰی سمجھنے کے باوُجُود اس کی تائید کرتے ہوئے جُھومنے

---

[1] .... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۳۶

اور نعرہائے داد و تحسین بُلند کرنے کے سَبَب اِیمان کے لالے پڑ جائیں۔ غیر عالِم کو نعتیہ شاعِری سے اوّلاً بچنا ہی چاہئے اور ان اَہَم مَسائل کے عِلْم سے قبل اگر کچھ کلام لکھ بھی لیا ہے تو جب تک اپنے تمام کلام کے ہر ہر شِعْر کی کسی فَنِّ شعری کے ماہِر عالِمِ دِین سے تفتیش نہ کروالے اُس وَقْت تک پڑھنے اور چھاپنے سے مُجتَنِبْ (دُور) رہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه چُونکہ پائے کے عالِمِ دِین تھے، آپ کے شِعْر کا ہر مِصرع عین قرآن وحدیث کے مُطابِق ہوا کرتا تھا، لہٰذا بطورِ تحدیثِ نِعْمَت اپنے مُبارَک کلام کے بارے میں ایک رُباعی اِرشَاد فرماتے ہیں:

ہوں اپنے کلام سے نِہایت مَحظُوظ بے جا سے ہے اَلْمِنَّۃُ لله محفوظ
قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی یعنی رہے اَحکامِ شَریعَت مَلْحوظ[1]

نعت خوانی اور نذرانہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نعت پڑھنا سننا یقیناً نِہایَت عُمدہ عِبادَت ہے مگر قبولیّت کی کُنجی اِخلاص ہے، نعت شریف پڑھنے پر اُجرت لینا دینا حَرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

رَضا جو دل کو بنانا تھا جلوہ گاہِ حبیب
تو پیارے قیدِ خودی سے رَہیدہ ہونا تھا[2]

[1] ...... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۳۸
[2] ...... حدائق بخشش، ص۷۴

نعت شریف شروع کرنے سے قَبْل یادَورانِ نعت جب کوئی نذرانہ لے کر آنا شروع ہو اُس وَقْت مُناسِب خَیال فرمائیں تو اس طرح اِعلان فرمادیجئے:

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دعوتِ اِسلامی کی نعت خواں اِسلامی بہنوں کیلئے مَدَنی مرکز کی طرف سے ہِدایَت ہے کہ وہ کسی قِسْم کا نذرانہ، لِفافہ یا تُحفہ خواہ وہ پہلے یا آخِر میں یا دَورانِ نعت مِلے قَبول نہ کرے۔ ہم اللہ تعالٰی کی عاجِز و ناتُواں بندیاں ہیں۔ برائے کَرَم! نذرانہ دیکر نعت خواں اِسلامی بہن کو اِمْتِحان میں مَت ڈالئے، رَقَم آتی دیکھ کر اپنے دِل کو قابو میں رکھنا مُشکِل ہوتا ہے۔ نعت خواں اِسلامی بہن کو اِخلاص کے ساتھ صِرف اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رَضا کی طَلَب میں نعت شریف پڑھنے دیں، لہٰذا نوٹوں کی برسات میں نہیں بلکہ بارِشِ اَنوار و تجلّیات میں نہاتے ہوئے نعت شریف پڑھنے دیں اور آپ بھی اَدَب کے ساتھ بیٹھ کر نعت پاک سنیں۔[1]

مجھ کو دنیا کی دولت نہ زر چاہئے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہئے[2]

---

[1] ......یہ مضمون دعوتِ اِسلامی کے اِشَاعَتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مَطْبُوعَہ رِسالہ **نعت خواں اور نذرانہ** میں صفحہ 3 پر اسلامی بھائیوں کے لیے مذکور ہے، جسے صِرف مُؤنَّث صیغوں کی تبدیلی سے یہاں نَقْل کیا گیا ہے۔

[2] ......وسائلِ بخشش، ص٢٨٩

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نعت خوانی میں ملنے والا نذرانہ جائز بھی ہوتا ہے اور ناجائز بھی۔ چنانچہ اس حوالے سے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین و مِلّت، پَروانۂ شَمْعِ رِسالَت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی خِدْمَت میں سُوال ہوا: زید نے اپنے پانچ روپے فیس مَولُود شریف کی پڑھوائی کے مُقرّر کر رکھے ہیں، بِغیر پانچ روپیہ فیس کے کسی کے یہاں جاتا نہیں۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً اِرشاد فرمایا: زید نے جو اپنی مجلس خوانی خُصوصاً راگ سے پڑھنے کی اُجرت مُقرّر کر رکھی ہے ناجائز و حَرام ہے اس کا لینا اسے ہر گز جائز نہیں، اس کا کھانا صَراحۃً حَرام کھانا ہے۔ اس پر واجِب ہے کہ جن جن سے فیس لی ہے یاد کر کے سب کو واپَس دے، وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارِثوں کو پھیرے، پتا نہ چلے تو اتنا مال فقیروں پر تصدُّق کرے اور آئِندہ اس حَرام خوری سے توبہ کرے تو گناہ سے پاک ہو۔ اوّل تو سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْرِ پاک خود عمدہ طاعات و اَجَلّ عِبادات سے ہے اور طَاعَت و عِبَادَت پر فیس لینی حَرام۔ ثانِیاً بیانِ سائل سے ظاہِر کہ وہ اپنی شِعْر خوانی و زَمْزَمہ سَنْجی (یعنی راگ اور تَرَنُّم سے پڑھنے) کی فیس لیتا ہے یہ بھی مَحْض حَرام۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: گانا اور اَشعار پڑھنا ایسے اَعمال ہیں کہ ان میں کسی پر اُجرت لینا جائز نہیں۔ (1)

---

[1] ...... نعت خواں اور نذرانہ، ص ۱ تا ۵ ملتقطاً، بحوالہ فتاویٰ رضویہ، ۲۳ / ۷۲۴-۷۲۵، بتصرف

طے نہ کیا ہو تو

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذِہن میں یہ بات آئے کہ یہ فتویٰ تو اُن کیلئے ہے جو پہلے سے طے کر لیتی ہیں، ہم تو طے نہیں کرتیں، جو کچھ ملتا ہے وہ تَبَرُّکاً لے لیتی ہیں، اس لئے ہمارے لئے جائز ہے۔ اُن کی خِدمت میں سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا ایک اور فتویٰ حاضِر ہے، سمجھ میں نہ آئے تو تین[۳] بار پڑھ لیجئے: تلاوتِ قرآنِ عظیم بغرضِ اِیصالِ ثواب وذِکر شریف میلادِ پاک حُضُور سیّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ضَرور مِنۡجملہ عِبادات وطاعَت ہیں تو ان پر اِجارہ بھی ضَرور حَرام ومَحۡذور (یعنی ناجائز)۔ اور اِجارہ جس طرح صَریح عَقۡدِ زبان (یعنی واضح قول وقرار) سے ہوتا ہے، عُرفاً شَرۡطِ مَعۡرُوف ومَعۡہُود (یعنی رائج شدہ انداز) سے بھی ہو جاتا ہے مَثَلاً پڑھنے پڑھوانے والوں نے زبان سے کچھ نہ کہا مگر جانتے ہیں کہ دینا ہوگا (اور) وہ (پڑھنے والے بھی) سمجھ رہے ہیں کہ "کچھ" ملے گا، اُنہوں نے اس طور پر پڑھا، اِنہوں نے اس نیّت سے پڑھوایا، اِجارہ ہو گیا، اور اب دو[۲] وجہ سے حَرام ہوا، ایک تو طَاعَت (یعنی عِبادَت) پر اِجارہ یہ خود حَرام، دوسرے اُجۡرَت اگر عُرفاً مُعَیَّن نہیں تو اس کی جہالت سے اِجارہ فاسِد، یہ دُوسرا حَرام۔[1] لینے والا اور دینے والا دَونوں گنہگار ہوں گے۔[2] اِس مُبارَک فتوے سے روزِ روشن کی

[1] .... فتاویٰ رضویہ، ۱۹/ ۴۸۶، ۴۸۷ ملتقطاً

[2] .... المرجع السابق، ص ۴۹۵

طرح ظاہِر ہو گیا کہ صاف لفظوں میں طے نہ بھی ہو تب بھی جہاں Understood ہو کہ چَل کر مَحْفِل میں قرآنِ پاک، آیتِ کریمہ، دُرُود شریف یا نعت شریف پڑھتے ہیں، کچھ نہ کچھ ملے گا رَقَم نہ سہی ''سوٹ پیس'' وغیرہ کا تحفہ ہی مل جائے گا اور مَحْفِل کروانے والی بھی جانتی ہے کہ پڑھنے والی کو کچھ نہ کچھ دینا ہی ہے۔ بس ناجائز و حَرام ہونے کیلئے اتنا کافی ہے کہ یہ ''اُجرت'' ہی ہے اور فَرِیقَین (یعنی دینے اور لینے والے) دونوں گنہگار۔[1]

''تصوُّرِ مدینہ کیجئے'' کے 14 حُروف کی نسبت سے نعت پڑھنے کی چودہ نیّتیں

﴿1﴾ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رَضا کیلئے ﴿2﴾ حتَّی الْوَسْع باوُضو ﴿3﴾ قِبلہ رُو ﴿4﴾ آنکھیں بند کئے ﴿5﴾ سر جھکائے ﴿6﴾ گنبدِ خضرا ﴿7﴾ بلکہ مکین گنبدِ خضرا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تصوُّر باندھ کر نعت شریف پڑھوں ﴿8﴾ سنوں گی ﴿9﴾ مَوْقَع کی مُناسَبَت سے وَسائلِ بخشش صَفْحَہ 11 پر مَوجُود نعت خوان کیلئے دیا گیا اِعلان کرنے کی سَعادَت حاصِل کروں گی ﴿10﴾ کسی کی آواز بھلی نہ لگی تو اس کو حقیر جاننے سے بچوں گی ﴿11﴾ مذاقاً کسی کم سُریلی آواز والی کی نَقْل نہیں اُتاروں گی ﴿12﴾ نعت خوان اسلامی بہنیں

---

[1] .... نعت خواں اور نذرانہ، ص ۵ تا ۶ بتصرف

زِیادہ اور وَقْت کم ہو تو مُختَصَر کلام پڑھوں گی ﴿13﴾ کوئی دُوسری صلوٰۃ وسَلام پڑھ رہی ہو گی تو بیچ میں پڑھنے کی جَلدی مچا کر خود شروع نہ کر کے اس کی اِیذا رَسانی سے بچوں گی ﴿14﴾ اِنْفِرادی کوشِش کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات وغیرہ کی ترغیب دوں گی۔[۱]

"نعتِ رسولِ پاک" کے 10 حُروف کی نسبت سے نعت سننے کی دس نیّتیں

﴿1﴾ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رَضا کیلئے ﴿2﴾ حتَّی الْوَسْع باوُضُو ﴿3﴾ قِبلہ رُو ﴿4﴾ آنکھیں بند کئے ﴿5﴾ سر جھکائے ﴿6﴾ دوزانو بیٹھ کر ﴿7﴾ گنبدِ خضرا ﴿8﴾ بلکہ مکین گنبدِ خضرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تصوُّر باندھ کر نعت شریف سنوں گی ﴿9﴾ رونا آیا اور رِیاکاری کا خَدْشہ محسُوس ہو تو رونا بند کرنے کے بجائے رِیاکاری سے بچنے کی کوشِش کروں گی ﴿10﴾ کسی کو روتی تڑپتی دیکھ کر بد گُمانی نہیں کروں گی۔[۲]

گانوں کی عادی نعت خواں کیسے بنی؟

بہاوَل پُور (پنجاب، پاکستان) بستی محمود آباد کی مقیم اسلامی بہن کے مَکتُوب کا

[۱] .... وسائلِ بخشش، ابتدائی صفحہ بتصرف

[۲] .... وسائلِ بخشش، ابتدائی صفحہ بتصرف

خُلاصہ ہے: میں نَماز جیسی عظیم عِبادَت جو ہر عاقِل و بالغ مسلمان مرد و عورت پر فَرْض ہے اس سے غافِل تھی، اس کے عِلاوہ بَہُت سی بُرائیوں کا شِکار ہو کر اپنی زِنْدَگی کے لیل و نَہار بَسَر کر رہی تھی، گانے سننے، گنگنانے کا بَہُت شوق تھا، وہ زبان جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نِعْمَت ہے اسے ذِکْر و شُکْر میں مَصْرُوف رکھنے کے بجائے گیت گانے میں آلُودَہ کر کے اپنی زِنْدَگی کے شب و رُوز ضائع کر رہی تھی۔ بَظاہِر زِنْدَگی کے دِن بڑے سُہانے گزر رہے تھے مگر در حقیقت میں اپنی قَبْر و آخِرَت برباد کر رہی تھی اور بد قسمتی سے گانے باجے سننے اور گنگنانے کے عذابات سے بے خَبَر تھی۔

میرے دِل پر چھائی غَفْلَت کی تاریکیاں فِکْرِ آخِرَت کی کِرنوں سے کچھ یُوں دُور ہوئیں، ایک مرتبہ اَمّی جان کے ہمراہ دعوتِ اِسلَامی کے تحت ہونے والے تین۳ روزہ بین الاقوامی سنّتوں بھرے اِجتِمَاع کی آخِری نشست میں شِرْکَت کی سَعَادَت مل گئی، زِنْدَگی میں پہلی بار دَعْوَتِ اِسْلَامی کے مُشکبار مَدَنی مَاحَول میں حیا کی بَہار دیکھی تو دِل شاد ہو گیا، کثیر اِسْلَامی بہنیں مَدَنی بُرْقَع اَوڑھے ہوئے تھیں، ان کے اَخلاق و کِردار بھی بَہُت پیارے تھے، مزید اس سنّتوں بھرے اِجتِمَاع میں جب پندرھویں صدی کی عظیم عِلْمی و رُوحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد اِلیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی

دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا غافِل دِلوں کو بیدار کرنے والے سنّتوں بھرے بیان کا آغاز ہوا تو میں ہمہ تن گوش ہو گئی، اَلفاظ میں نجانے کیسی تاثیر تھی کہ دِل کی کَیفِیَّت ہی بَدَل گئی اور ایک قلبی سُکُون کا اِحساس ہونے لگا، بیان کے اِخْتِتام پر جب اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے بارگاہِ اِلٰہی میں دُعا شروع کی تو دُعا کے دوران اپنے گناہوں کو یاد کر کے بے ساختہ میری آنکھوں سے اَشکوں کا سیلاب اُمڈ آیا اور میں نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا، جوں جوں اشک بہتے گئے میرے سینے سے گناہوں کا بار کم ہوتا محسوس ہوا۔ الغرض میں نے اپنی سابقہ بداعمالیوں اور بالخصوص گانے باجے سننے، گنگنانے سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے حیا سے معمور سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کا پختہ ارادہ کر لیا، یوں اس روح پَرور سنّتوں بھرے اِجْتِماع سے فِکْرِ آخِرَت کی سوغات لے کر گھر لوٹی، میں نے علاقے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اِجْتِماع کا پتا مَعْلُوم کیا اور اس میں شِرْکَت کرنا اپنا مَعْمُول بنالیا، جس کی بَرَکت سے مزید میرے جذبے کو چار چاند لگ گئے، میری گانے کی عادتِ بد رُخْصَت ہو گئی اور میں نعتِ رسولِ مَقْبول سننے، پڑھنے کی سَعَادَت پانے لگی، پہلے گانے گا کر اپنے لیے ہَلاکَت کا سامان اِکٹھا کرتی تھی مگر اب گانے کے بے ہودہ اَشعار کی جگہ نعتِ رَسولِ مَقْبول زبان پر جاری رہنے لگی، مَدَنی بُرْقَع لِباس کا حِصّہ بن گیا، مَدَنی اِنعامات پر عَمَل کے ساتھ

ساتھ دُوسروں تک نیکی کی دَعْوَت پہنچانے میں حِصّہ بھی لینے لگی اور اب تادَمِ تحریر عَلاقائی سَطْح پر خادِمَہ ہونے کی حَیْثِیَّت سے سنّتوں کی خِدْمَت عام کرنے میں مَشْغُول ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
1	کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبة المدینه باب المدینه
2	الطبقات الکبری	محمد بن سعد بن منیع هاشمی، متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۱۱ھ
3	صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵٦ھ	دار المعرفة بیروت ۱۴۲۸ھ
4	الادب المفرد	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵٦ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۱۰ھ
5	سنن ابن ماجة	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجه، متوفی ۲۷۳ھ	دار الکتب العلمیة بیروت 2009ء
6	سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الکتب العلمیة بیروت 2008ء

7	المعجم الکبیر	امام ابو قاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 2007ء
8	المستدرک علی الصحیحین	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۷ھ
9	الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	ابو عمر یوسف بن عبد اللہ ابن عبد البر قرطبی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۷ھ
10	کتاب الشفاء	القاضی ابو الفضل عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۳۲ھ
11	معجم البلدان	شہاب الدین یاقوت بن عبد اللہ حموی، متوفی ۶۲۶ھ	دار صادر بیروت ۱۳۹۷ھ
12	امتاع الاسماع	تقی الدین ابو عباس احمد بن علی مقریزی، متوفی ۸۴۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
13	الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ	حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۶ھ	المکتبۃ التوفیقیہ مصر
14	المواھب اللدنیۃ	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 2009ء
15	سبل الھدی والرشاد	محمد بن یوسف صالحی شامی، متوفی ۹۴۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۴ھ
16	الزواجر	احمد بن محمد ابن حجر مکی ہیتمی متوفی ۹۷۳ھ	دار الحدیث القاھرۃ
17	کنز العمال	علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ

18	شرح العلامة الزرقانی	ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی زرقانی، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۱۷ھ
19	فتاوی ہندیة	علامہ ہمام مولانا شیخ نظام، متوفی ۱۱۶۱ھ و جماعة من علماء الھند	دار الکتب العلمیة بیروت ١٤٢١ھ
20	رد المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفة بیروت ١٤٢٨ھ
21	آئینۂ قیامت	مولانا حسن رضا خان قادری متوفی ۱۳۲۶ھ	مکتبة المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
22	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاھور
23	حدائق بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبة المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
24	بہار شریعت	صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبة المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
25	مراۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
26	الاعلام للزرکلی	خیر الدین زرکلی، متوفی ۱۳۹۶ھ	دار العلم للملایین، بیروت 2005ء
27	ملفوظات اعلیٰ حضرت	شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ھند مولانا محمد مصطفےٰ رضا خان متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبة المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
28	سیرت مصطفٰی	شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبة المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ

29	شاہنامہ اسلام مکمل	ابو الاثر حفیظ جالندھری	الحمد پبلی کیشنز 2006ء
30	کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ١٤٣٠ھ
31	نعت خواں اور نذرانہ	حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ١٤٢٨ھ
32	وسائل بخشش	حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ١٤٣٢ھ
33	پردے کے بارے میں سوال جواب	حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ١٤٣٠ھ
34	نعت و آداب نعت	علامہ کوکب نورانی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز 2003ء
35	اردو لغت	ادارہ ترقی اُردو بورڈ	ترقی اُردو لغت بورڈ کراچی ٢٠٠٦ء
36	دیوان حسان بن ثابت الانصاری	صحابیِ رسول حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤١٤ھ

فہرست

زمین وزماں تمھارے لئے

زمین و زماں تمہارے لئے مَکین و مَکاں تمہارے لئے

چُنین و چُناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دَہَن میں زباں تمہارے لئے بدَن میں ہے جاں تمہارے لئے

ہم آئے یہاں تمہارے لئے اُٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

یہ شَمس و قَمر یہ شام و سَحَر یہ بَرگ و شَجَر یہ باغ و ثَمَر

یہ تیغ و سِپَر یہ تاج و کَمَر یہ حُکمِ رَواں تمہارے لئے

نہ رُوحِ اَمیں نہ عَرشِ بَریں نہ لَوحِ مُبیں کوئی بھی کہیں

خبَر ہی نہیں جو رَمزیں کھلیں اَزَل کی نِہاں تمہارے لئے

صَبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کِھلے کہ دن ہوں بھلے

لِوا کے تلے ثَنا میں کھلے رَضاؔ کی زباں تمہارے لئے

(حدائقِ بخشش، ۳۴۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نَمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "**فکرِ مدینہ**" کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ۔ اپنی اِصلاح کے لیے "**مَدَنی اِنْعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافِلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-619-0
0125390

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net